سیوطی کے نزدیک
قرآن کریم میں وجوہ اور نظائر

حاتم صالح الضامن
ترجمہ: مسعود الرحمٰن خاں ندوی

قرآن کریم میں وجوہ ونظائر پر بہت سے علماء نے کتابیں لکھی ہیں لیکن مطالعہ کے دوران یہ حقیقت ابھر کر سامنے آئی کہ بیشتر قدیم وجدید اہل علم نے مشترک لفظی اور وجوہ ونظائر کو ایک سمجھ کر ان میں فرق نہیں کیا ہے اور دیگر اہل تحقیق نے اشباہ ونظائر کو الگ الگ جان کر ان کو وجوہ ونظائر سے تعبیر کیا ہے، اس لئے اصل موضوع پر بات سے پہلے مذکورہ الفاظ کے معنی اور ان کے درمیان امتیاز واضح کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے، اس کے بعد ہم ان مطبوعہ کتابوں کا تذکرہ کریں گے جو اصل موضوع سے متعلق ہم تک پہنچی ہیں، آخر میں سیوطی کی کتاب معترك الاقران في إعجاز القرآن میں وجوہ ونظائر کا جائزہ لیں گے۔

۱۔ وجوہ، نظائر، اشباہ اور مشترک لفظی کے درمیان فرق:

الوجوه: وجہ کی جمع ہے جس کے معنی چہرہ کے ہیں، چونکہ جسم کا یہی حصہ سب سے پہلے سامنے نظر آتا ہے اس لئے ہر نمایاں معزز اور ممتاز ترین چیز اور اصل وبنیادی بات کے لئے اس کا استعمال ہونے لگا۔[۱] جیسے وجه كذا (فلاں بات کی اصل)، وجه النهار (دن کا ابتدائی روشن حصہ)، وجوه الحق (حق کے راستے اور اس تک پہنچانے والے طریقے)۔ چونکہ اس لفظ کے معنی میں بہت گنجائش اور لچک ہے اس لئے لغت وبلاغت اور تفسیر کی کتابوں میں اس کے معانی تلاش کرنے والے کو کافی تفاوت نظر آئے گا جیسے۔

۱۔ مقصود و مطلوب تک پہنچانے والا راستہ وطریقہ اور مسلک ومذہب۔[۲]

۲۔ ایک چیز کی انواع واقسام اور شاخیں۔[۳]

۳۔ ایک لفظ کے متعدد مقصود ومعانی ومفاہیم۔[۴] قرآن میں وجوہ ونظائر کی کتابوں میں وجہ اسی مفہوم میں مستعمل ہے۔

النظائر: نظیرۃ کی جمع ہے، اس کے معنی شکل وصورت اور اقوال واعمال میں مشابہت و مماثلت کے ہیں۔[۵] جیسے **فلان نظیر فلان** (یعنی فلاں فلاں کے مماثل/ مشابہ ہے) اس لئے کہ جب کوئی ان دو آدمیوں/ چیزوں کو دیکھتا ہے تو وہ اس کو ایک جیسی معلوم ہوتی ہیں[۶] چنانچہ ہارون بن موسیٰ (وفات ۱۷۰ یا ۲۰۰ھ)[۷] نے **فساد** کی تفسیر چھ وجوہ سے کی ہے جن میں ایک وجہ کے مطابق اس کے معنی **معاصی** (گناہوں) کے بتائے ہیں جیسے قرآن شریف میں لاتفسدوا فی الارض (البقرۃ:۱۱) ہے، یعنی لاتعملوا فیھا المعاصی (زمین میں گناہ نہ کرو)، دوسری جگہ بھی اس سے مشابہ یہ آیت ہے لاتفسدوا فی الأرض بعد إصلاحھا (الاعراف:۵۶)، (یعنی اصلاح کے بعد زمین میں گناہ مت کرو)۔ اس طرح کی بیشمار مثالیں ملتی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ نظیرھا ایک ہی معنی میں دو چیزوں کی مشابہت ومماثلت کو کہتے ہیں۔

اس لحاظ سے وجوہ اور نظائر کا مطلب یہ ہے کہ قرآن شریف میں کئی جگہ ایک ہی کلمہ ایک ہی لفظ اور حرکت کے ساتھ وارد ہو، اور ہر جگہ ایک دوسرے سے علیحدہ معنی مراد ہوں تو نظیر کے طور پر جو لفظ دوسری جگہ آیا ہے وہ نظائر میں شمار ہوگا، اور دیگر معنی میں ہر کلمہ کی تفسیر وجوہ میں شمار ہوگی، اس طرح سے النظائر الفاظ کا نام ہوا، اور الوجوہ معانی کا نام۔[۸]

الأشباہ: شِبہ، شَبہَ اور شبیہ کی جمع ہے۔[۹] شین، باء، ھاء ایک ایسی اصل ہے جو کسی چیز کے وصف ورنگ میں مشابہت ومشاکلت (ہم شکل ہونے) پر

دلالت کرتی ہے، ۱۰ لہذا الشبہ کے معنی مثل کے ہیں، اور شابھہ اور أشبھہ کے معنی مشابہ اور مماثل ہونے کے، اس طرح الأشباہ مشابہت ومماثلت اور مشاکلت ومضاھات (ہم شکل اور ہم وصف) کے مرادف ہوئیں۔ ۱۱ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ الأشباہ وہ الفاظ ہیں جو ایک یا زیادہ صفتوں میں ایک دوسرے کے مشابہ ومماثل ہوں، اور ایک دوسرے سے مشابہ اشیاء (چیزیں) نظائر شمار ہوں گی۔ اس لحاظ سے مشابہت، مماثلت اور مناظرت ہم معنی ہوئے لہذا الاشباہ، النظائر کے مرادف ہوئیں'' جن میں سے ایک کو دوسرے کی جگہ رکھنا صحیح ہوگا، اس لئے کہ وجوہ ونظائر کی کتابوں میں وہ دونوں ایک معنی پر دلالت کرتی ہیں، لہذا الوجوہ والأشباہ یا الوجوہ والنظائر تو کہا جاتا ہے لیکن قرآن کریم میں الأشباہ والنظائر سے ایک لفظ کے متعدد وجوہ ومعانی مراد لینا صحیح نہیں ہے۔

المشترک اللفظی: ایسا لفظ ہے جو دو یا دو سے زیادہ مختلف معانی پر دلالت کرتا ہے اور متعدد حالتوں میں/مواقع پر یہ اختلاف مجاز یا نقل پر نہیں بلکہ حقیقتاً تباین وتضاد پر مبنی ہوتا ہے۔ ویسے تو اتفاق لفظی کے ساتھ معانی کے اختلاف کا وجود بیشتر انسانی زبانوں میں اسی طرح عام ہے جیسے کہ ان کے اپنے اپنے مخصوص قوانین، چنانچہ اولمان نے کہا ہے: ۱۲

> ''ایک لفظ میں متعدد مدلولات ومفاہیم کے اظہار کی قدرت وصلاحیت انسانی کلام کے بنیادی خواص میں سے ایک خاصیت ہے۔''

لیکن ''اتفاق لفظی کے ساتھ اختلاف معنی'' پر لکھنے والے اہل قلم میں سے کسی نے بھی اس کو مشترک لفظی نہیں مانا ہے، ۱۳ سب سے پہلے مشترک لفظی کی تعریف پیش کرتے ہوئے ابن سیدہ (وفات ۴۵۸ھ) نے لکھا کہ

> ''اسم مشترک: میں بہت سے معانی مشترک ہوتے ہیں جیسے عین وغیرہ کہ ان میں بہت سے معانی جمع ہوتے ہیں'' ۱۴

جبکہ وجوہ میں (جیسا کہ پہلے بیان ہوا) ایک لفظ کے متعدد معانی ہوتے ہیں، یعنی ایک لفظ حقیقت پر مبنی ثابت الاصل ہوتا ہے جبکہ کلام کی وجہ اس کو مجازاً ایسے دیگر معانی پر محمول کر سکتی ہے جو قریب یا دور کے رشتوں میں مربوط ہوں، اور وہ رشتے کلامِ عرب میں معروف قرائن سے منقطع نہ ہوتے ہوں، لیکن اسم مشترک کے معانی کے درمیان کوئی رشتہ یا تعلق نہیں ہوتا، اس لئے کہ ان معانی میں سے ہر ایک کی خاص وضع (حالت) ہوتی ہے، برخلاف مجاز کے کہ وہ ایسی مناسبت پر قائم ہوتا ہے جو اس کو حقیقی معنی سے جوڑتی ہے۔[۱۵]

۲۔ قرآن کریم میں وجوہ ونظائر پر مطبوعہ کتابیں

ا۔الأشباه والنظائر فی القرآن الکریم ،مقاتل بن سلیمان (وفات ۱۵۰ھ) کی طرف منسوب ہے، تحقیق ڈاکٹر عبداللہ محمود شحاتہ، القاہرۃ، ۱۹۷۵ء موضوع سے متعلق الفاظ کی تعداد ۱۸۵۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ کتاب کا نام صرف الوجوہ والنظائر ہے، لیکن محقق نے اس میں اضافہ کر کے ان تمام مصادر کی مخالفت کی ہے جنھوں نے اس کا ذکر کیا ہے، مزید براں یہ کہ الأشباہ والنظائر کے ایک ہی معنی ہیں جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا۔

۲۔ **الوجوه والنظائر فی القرآن الکریم**، ہارون بن موسیٰ القاری، (وفات تقریباً ۱۷۰ یا ۲۰۰ھ)، تحقیق ڈاکٹر حاتم الضامن، بغداد، ۱۹۸۸ء تعداد الفاظ ۲۰۸۔

۳۔ التصاریف: تفسیر القرآن مما اشتبهت أسماؤه وتصرفت معانيه، یحیٰ بن سلام (وفات ۲۰۰ھ)، تحقیق ہند شلبی، تونس، ۱۹۸۰ء، تعداد الفاظ ۱۱۵۔

۴۔ تحصیل نظائر القرآن، الحکیم الترمذی، (وفات تقریباً ۳۲۰ھ)' تحقیق حسنی نصر زیدان، مصر، ۱۹۶۹ء، تعداد الفاظ ۸۱۔

۵۔ **الأشباه والنظائر (فی الالفاظ القرآنیة التی ترادفت**

مبانیها وتنوعت معانیها)، الثعالبی (وفات ۴۲۹ھ)، تحقیق محمد المصری، دمشق، ۱۹۸۴ء تعداد الفاظ ۱۵۳۔ اس کی نسبت کی تصحیح کر کے ہم نے اس کو ابن الجوزی (وفات ۵۹۷ھ) کتاب ثابت کیا ہے۔ (دیکھئے مجلة المورد، ۱۵/۲، ۱۹۸۶ء) ۔۱۶۔الخ

۶۔ إصلاح الوجوه والنظائرفی القرآن الکریم، الحسین بن محمد الدامغانی کی طرف منسوب ہے، صحیح بات یہ ہے کہ وہ ابو عبداللہ محمد بن علی بن محمد الدامغانی (وفات ۴۷۸ھ) کی کتاب ہے، تحقیق عبدالعزیز سید الأہل، بیروت ۱۹۷۰ء، تعدادِ الفاظ ۵۲۳۔ عجیب بات یہ ہے کہ محقق نے مؤلف کی عبارت میں حذف واضافہ سے کام لے کر اور ترتیب بدل کر اس کو بالکل مسخ کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرمائے۔

۷۔ نزهة الأعین النواظر فی علم الوجوه والنظائر، ابن الجوزی، (وفات ۵۹۷ھ)، تحقیق محمد عبدالکریم، بیروت، ۱۹۸۴ء تعداد الفاظ ۳۲۴۔

۸۔ منتخب قرّة العیون النواظر فی الوجوه والنظائر فی القرآن الکریم، 'الجوزی' (وفات ۵۹۷ھ) 'تحقیق محمد السید الصفطاوی اور ڈاکٹر فؤاد عبدالمنعم احمد، الاسکندریہ، ۱۹۷۹ء، یہ سابق الذکر کتاب (نمبر۷) کا اختصار ہے، اور یہی وہ کتاب ہے جو ثعالبی کی طرف (نمبر۵ میں) غلط منسوب ہے۔ تعداد الفاظ ۱۵۳

۹۔ وجوه قرآن، حبیس التفلیسی، (وفات ۶۲۹ھ)، تحقیق مہدی محقق، طہران کتاب فارسی زبان میں ہے، اور آیات اور ان کی شرح عربی زبان میں ہے تعداد الفاظ ۲۷۸۔

۱۰۔ کشف السوائر فی معنی الوجوه والأشباه والنظائر، ابن العماد المصری، (وفات ۸۸۷ھ)، تحقیق فوائد عبدالمنعم، الاسکندریہ، ۱۹۷۷ء تعداد الفاظ ۱۱۱۔

ان مطبوعہ کتابوں کے علاوہ جن بعض دوسری کتابوں کے ابواب وفصول میں قرآن کریم میں وجوہ ونظائر پر بحث ملتی ہے ان میں سے دو کے نام یہ ہیں :

بصائر ذوی التمییز فی لطائف الکتاب العزیز ، فیرز آبادی، (وفات ۸۱۷ھ)، تعداد الفاظ تقریباً ۲۰۰

معترک الأ قران فی إعجاز القرآن ،السیوطی، یہی کتاب ہماری اس بحث کا موضوع ہے۔

نیز یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ المبرّد (وفات ۲۸۵ھ) کی کتاب **ما اتفق لفظه و اختلف معناه من القرآن المجید** کے عنوان سے اگر چہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ وجوہ ونظائر کے موضوع پر ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس میں صرف دو قرآنی الفاظ **الرجاء** اور **الظن** کا ذکر ہے، نیز حیرت کی بات یہ ہے کہ اس میں **الرجاء** کے معنی صرف خوف اور الظن کے صرف شک و یقین مذکور ہیں، اس لئے ظاہر ہے کہ یہ کتاب قرآنی وجوہ ونظائر سے متعلق کتابوں میں سے نہیں ہے۔

۳۔ سیوطی کے نزدیک قرآن کریم میں وجوہ ونظائر

سیوطی نے **الاتقان فی علوم القرآن** کی انتالیسویں قسم وجوہ ونظائر کی معرفت کے لئے مخصوص کی ہے، اوراس میں اس موضوع پر لکھنے والے مؤلفین کی طرف بھی اشارہ کیا ہے، اس کتاب کے مقدمہ میں انہوں نے لکھا ہے:

> ''مشترک لفظ (جو متعدد معانی میں استعمال ہوتا ہے جیسے الأمة) کی وجوہ ہوتی ہیں، میں نے اس فن پر ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام **معترک الأقران فی مشترک القرآن** رکھا ہے۔ النظائر ملے جلے الفاظ کی طرح ہوتے ہیں۔ یہ بات بھی کہی گئی ہے کہ نظائر الفاظ میں ہوتے ہیں اور وجوہ معانی میں. لیکن اس کی تضعیف اس لئے کی گئی ہے کہ اگر یہی مطلب ہوتا تو (وجوہ ونظائر) مشترک الفاظ کے ساتھ جمع ہو جاتے، جبکہ اس موضوع پر لکھنے والے ان کتابوں میں ایک معنی والے لفظ کو بہت جگہ ذکر کرتے ہیں، اور وجوہ کو اقسام کی ایک نوع بتاتے

ہیں، اور نظائر کو دوسری نوع۔ بعض مؤلفین نے اس خصوصیت کو قرآن کے معجزات کی انواع میں سے مانا ہے، اس لئے کہ ایک قرآنی کلمہ کم وبیش بیس وجوہ میں منصرف ہوسکتا ہے؟ اور یہ بات کسی انسانی کلام میں نہیں پائی جاتی، چنانچہ مقاتل نے اپنی کتاب کی ابتدا میں یہ حدیث مرفوع ذکر کی ہے: ۱۷ کوئی فقیہ پوری فقہ کا عالم اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ قرآن کے کثیر وجوہ کو نہ جانتا ہو، بعض علماء نے اس حدیث کا یہ مطلب بتایا ہے کہ ایک لفظ میں متعدد معانی کے احتمال کو نظر میں رکھا جائے، اور اگر تضاد معلوم نہ ہوتو لفظ کو ان معانی پر محمول کیا جائے، صرف ایک معنی پر اکتفا نہ کیا جائے، دیگر لوگوں کے نزدیک اس حدیث کا مطلب باطنی اشارات کے استعمال سے ہے صرف ظاہری تفسیر پر اقتصار نہ کیا جائے۔" ۱۸

اس مقدمہ کے بعد سیوطی نے اس نوع کی یہ مثالیں دی ہیں: **الهدى، السوء، الصلاة، الرحمة، الفتنة، الروح، القضاء، الذكر، الدعاء، الإحصان**، حقیقت یہ ہے کہ سیوطی نے اپنے مقدمہ میں جو کچھ بیان کیا ہے وہ زرکشی کی البرهان في علوم القرآن میں مذکور ہے، ۱۹ سوائے اس کے کہ زرکشی نے صرف **الهدى** کی مثال پر اکتفا کیا ہے، جس کو سیوطی نے ذکر نہیں کیا (؟)۔ (سیوطی کی مثالوں میں یہ لفظ موجود ہے۔ مترجم)

بہر حال اس مقالہ میں ہماری بحث کا موضوع سیوطی کی مطبوع کتاب **معترك الأقران في إعجاز القرآن** ہے، جس کو سیوطی نے اپنی مؤلفات میں **معترك الأقران في مشترك القرآن** کے نام سے یاد کیا ہے؟ ۔ ۲۰ (جیسا کہ ابھی مقدمہ کے اقتباس بالا میں بھی گذرا۔ مترجم) اس کتاب میں اعجاز قرآن کی پینتیس وجوہ بیان کی گئی ہیں، ان میں سے آخری وجہ قرآن کے مشترک

الفاظ پر ہے جو کتاب کے ۱۳۸ صفحات سے زیادہ پر پھیلی ہوئی ہے، اور یہی اس کتاب کی تالیف کا سبب ہے جیسا کہ سیوطی نے خود لکھا ہے:

> ''(یہ اشتراکِ لفظ اور تعدد معانی) اعجاز قرآنی کی عظیم ترین وجہ ہے، اس لئے کہ قرآن کا ایک کلمہ کم وبیش بیس وجوہ پر متصرف ہوتا ہے، یہ خصوصیت انسانی کلام میں نہیں پائی جاتی.........اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ہم کو اس قسم کے بعض الفاظ پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائی، دراصل اس کتاب کی تالیف کا یہی سبب ہے۔'' [۲۱]

سیوطی کے اس بیان سے یہ گمان ہوتا ہے کہ ان کی یہ کتاب وجوہ ونظائر قرآنی پر سب سے زیادہ جامع وشامل کتاب ہوگی حالانکہ یہ قیاس صحیح نہیں ہے، اس لئے کہ وجوہ ونظائر یا بقول سیوطی مشترک لفظی (کہ وہ اس میں اور وجوہ میں فرق نہیں کرتے) کے علاوہ انہوں نے اس میں ایسے الفاظ بھی داخل کر دیئے جن کا موضوع سے کوئی تعلق نہیں ہے، چنانچہ انھوں نے ایسے الفاظ کی تفسیر پیش کی جن کی وجوہ نہیں ہیں جیسے حرف ہمزہ سے [۲۲] ابتدا کرتے ہوئے انہوں نے آدم، ادریس، ابراہیم، اسماعیل، اسحٰق، ایوب علیہم السلام کی تفسیر کی پھر جب ان کو وجوہ والا کوئی لفظ ملا تو صرف اس کے وجوہ ومعانی کے بیان پر اکتفا کیا، آیات سے استشہاد شاذ ونادر ہی پیش کیا، جیسے حمیم کے بارے میں وہ کہتے ہیں کہ اس کی کئی وجوہ ہیں: ماء حار (گرم پانی) ہم اس کا ذکر پہلے کر چکے، اور القریب فی النسبة (نسبت کے اعتبار سے قریب) جیسے اللہ عزوجل کا قول ہے۔ ولا یسأل حمیم حمیما (المعارج:۱۰) أی قریب قریبا (یعنی قیامت کے دن کوئی رشتہ دار اپنے قرابت دار

کو نہیں پوچھے گا)، اور الغریق ۲۳ (غرق شدہ)۔ نیز القنوت کے صرف پانچ معانی استشہاد کے بغیر بتائے ہیں: عبادت، اطاعت، نماز کا قیام، دعاء اور خاموشی ۲۴، مزید براں حیرت کی بات یہ ہے کہ سیوطی الفاظ کی اصل کی رعایت کرتے ہیں نہ اس کے مطابق ان کو ابجدی ترتیب سے درج کرتے ہیں، بلکہ جیسے قرآن شریف میں وارد ہوئے ہیں ویسے ہی ذکر کردیتے ہیں، چنانچہ ان کے ہاں الأ سباب حرف ہمزہ میں، سبب حرف سین میں، باذ ن اللہ حرف باء میں، المحصنات حرف میم میں...... ملے گا۔ اس طرز عمل سے سیوطی کا مقصد چونکہ قابلِ تفسیر لفظ کے معنی کا بیان اور اس سے متعلق اشکال کو دور کرنا تھا اس لئے وہ اس کو قرآن میں وارد سیاق کے تحت بیان کردیتے ہیں، درحقیقت یہ ان کی ایجاد بندہ نہیں بلکہ وجوہ نظائر پر سابق مؤلفین کی پیروی ہے۔ ایک اور قابلِ ذکر بات یہ کہ کتاب میں حروف کی ترتیب مغربی (مراکشی) نظام ابجد کے مطابق ہے، یہ شاید سیوطی کی نہیں بلکہ کاتب کی کارستانی معلوم ہوتی ہے۔ زیرِ بحث کتاب میں تفسیر شدہ الفاظ وآیات کی تعداد اگرچہ چار ہزار سے زیادہ ہے لیکن ان میں (متعدد) وجوہ ومعانی والے مشترک الفاظ صرف ایک سو چھ ہیں، نیز وجوہ کا بیان عموماً مجمل ہے، اور اگر کسی قسم میں تفصیل کی نوبت آ ہی گئی تو استشہاد میں انتہائی کفایت سے کام لیا گیا ہے، اور وجوہ کے نظائر تو مطلقاً پیش نہیں کئے گئے۔ ذیل میں ان (۱۰۶) الفاظ کی فہرست مع تعدادِ وجوہ درج ہے جو معترک الأ قران فی إعجاز القرآن میں مذکور ہوئے ہیں:

مسلسل نمبر	الفاظ	تعدادوجوه	جلداورصفحه نمبر
١	الآل	٢	١/٥٢٧
٢	الأحد	٢	١/٥٧٤_٥٧٦
٣	إذ	٤	١/٥٧٦
٤	إذا	٢	١/٥٨٠
٥	الأسف	٢	١/٥٢٨
٦	أسلم	٢	١/٥٢٧
٧	ألُ	٣	١/٥٩٠
٨	إلّ	٥	١/٥٦٢
٩	ألا	٣	١/٥٩٣
١٠	إلى	٢	١/٥٩٦
١١	أمُ	٢	١/٥٩٨
١٢	أمّ	٢	١/٥٢٧
١٣	الإمام	٤	١/٥٢٧و٥٥٩
١٤	الأمر	٢	١/٥٢٨
١٥	أمّا	٣	١/٦٠٠
١٦	الأمّة	٨	١/٥٥٤
١٧	إنْ	٦	١/٦٠٣_٦٠٦
١٨	أنْ	٨	١/٦٠٣_٦٠٩
١٩	إنّ	٣	١/٦٠٩_٦١٠
٢٠	أنّ	٢	١/٦١٠
٢١	أنّى	٣	١/٦١١
٢٢	أو	٩	١/٦١٢_٦١٤

٢٣	أيّ	٤	٦١٨ـ٦١٧/١
٢٤	الباء	٢١	٦٣٧ـ٦٣٤/١
٢٥	بإذن الله	٤	٥٢٩/١
٢٦	البروج	٢	٦٣٢/١
٢٧	البلاء	٣	٦٢٠/١
٢٨	التمنّى	٣	٢٦٦/٢
٢٩	ثُمّ	٣	٥٢/٢
٣٠	جعل	٤	٥٥/٢
٣١	الجناح	٢	٥٥/٢
٣٢	الحبل	٢	٦٤/٢
٣٣	الحرث	٣	٦٧/٢
٣٤	الحس	٢	٥٣٢/١
٣٥	الحميم	٤	٦٦ـ٦٥/٢
٣٦	الخلق	٢	٨٢/٢
٣٧	الخير	٤	٨٢/٢
٣٨	الدعاء	٦	٩٩/٢
٣٩	دون	٣	١٠٣/٢
٤٠	الدين	٥	١٠٢/٢
٤١	الذكر	١٧	١٠٩ـ١٠٨/٢
٤٢	الربّ	٤	١١٢/٢
٤٣	الرجز	٢	١٣٧/٢
٤٤	الرحمة	١٢	١٣٢/٢
٤٥	الروح	٩	١٣٣ـ١٣٢/٢
٤٦	الريب	٢	١١٢/٢
٤٧	الساق	٢	٢٥٧/٣

٤٨	السبب	٥	٢٥٧/٣
٤٩	السبح	٢	٢٥٨/٣
٥٠	السرّ	٢	٢٦٩/٣
٥١	السعى	٣	٢٢٨/٣
٥٢	السكينة	٢	٢٢٧/٣
٥٣	السلام	٤	٢٢٧/٣
٥٤	السواء	٣	٢٧٥/٣
٥٥	صار	٢	٦١١/٢
٥٦	الصدّ	٢	٦١١/٢
٥٧	الصراط	٢	٦١٧/٢
٥٨	الصف	٢	٦٠٤/٢
٥٩	الصلاة	٩	٥٩٧/٢
٦٠	الصوم	٢	٦٠٢/٢
٦١	الضرب	٤	٢١٩/٢
٦٢	الطبق	٢	١٥٣/٢
٦٣	الظلم	٣	١٥٧/٢
٦٤	الظنّ	٣	١٥٧/٢
٦٥	عبر	٢	٦٤٢/٢
٦٦	عسى	٢	٦٧٥_٦٧٢/٢
٦٧	الفو	٤	٦٢٧/٢
٦٨	على	٦	٦٧٠/٢
٦٩	عن	٦	٦٧١/٢
٧٠	العهد	٥	٦٢٨/٢
٧١	العين	٢	٦٦٠/٢
٧٢	الغابر	٢	٦٨٠/٢

۷۳	الغرفة	۲	۲/۶۸۳
۷٤	الغلّ	۲	۲/۶۸۵
۷۵	غير	٤	۲/۶۸۶
۷۶	الفتنة	۱۵	۳/۱۶۹
۷۷	الفرقان	۳	۳/۱۶٤
۷۸	الفسق	۳	۳/۳
۷۹	فَلَوْلا	٤	۲/۲۵۷
۸۰	في	۱۰	۳/۱۷۰
۸۱	قد	٤	۳/۲۲۳
۸۲	القدر	۵	۳/۱۷٤
۸۳	القضاء	۱۷	۳/۱۷۳
۸٤	القنوت	۵	۳/۱۷۳
۸۵	الكاف	۳	۲/۱۸۵
۸۶	كاد	۲	۲/۱۸۷
۸۷	كأن	۶	۲/۱۸۹
۸۸	كانّ	۲	۲/۱۹۰
۸۹	الكفر	۲	۲/۱۶۳
۹۰	كي	۲	۲/۱۹۵
۹۱	كيف	۲	۲/۱۹۵
۹۲	لا	۳	۲/۲٤۳
۹۳	لعلّ	۳	۲/۲٤۸
۹٤	لكنّ	۲	۲/۲٤۸
۹۵	لمّا	۲	۲/۲۵۰
۹۶	لو	۲	۲/۲۵۶
۹۷	ماذا	۶	۲/۵۵٤

۹۸	المحصنات	۳	٤٨٨/٢
۹۹	مِنْ	۱۲	٥٥٦_٥٥٥/٢
۱۰۰	المولی	۸	٢٦٥/٢
۱۰۱	النجم	۲	٥٨١/٢
۱۰۲	الهدی	۱۸	٣٠٧/٣
۱۰۳	هل	۳	٣١٠/٣
۱۰٤	هود	۲	٢٩٦/٣
۱۰٥	الواو	۸	٤٤٨_٤٤٦/٣
۱۰٦	اليسير	۲	٤٦١/٣

یہ معترک الأقران میں وارد مشترک الفاظ ہیں جن کو سیوطی اپنی دوسری کتاب الاتقان فی علوم القرآن میں وجوہ نظائر کا نام دیتے ہیں اس لئے کہ ان دونوں میں فرق نہیں کرتے، اس بات کا تذکرہ نہ مشترک لفظی پر بحث کرنے والے مؤلفین نے کیا ہے، نہ خاص سیوطی کا گہرا مطالعہ کرنے والے محققین نے، بہر حال ان الفاظ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سیوطی نے گیارہ ایسے الفاظ کا اضافہ کیا ہے جن کا ذکر وجوہ ونظائر پر مذکورہ بالا کتابوں میں نہیں ملتا، وہ الفاظ یہ ہیں: ألاَ ، إنَّ، دون، صار، عبر، عسیٰ، غیر، قد، کاد، کی، ماذا۔ باقی پچانوے الفاظ کا ذکر وجوہ ونظائر کی سابق کتابوں میں زیادہ تفصیل اور ہر وجہ کے نظائر کے ساتھ آیا ہے، جبکہ سیوطی نے اپنے بیان کردہ الفاظ کی وجہ کے نظائر پیش کرنے میں اہمال سے کام لیا ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ معترك الأقران میں وجوہ ونظائر کا حصہ کم ہے، اور جو ہے وہ اِدھر اُدھر منتشر، نیز الفاظ واضح طریق کار کے تحت مرتب نہیں کئے گئے ہیں، ان کے بیان میں اجمال واختصار سے کام لیا گیا ہے، الفاظ کی وجوہ کی بعض اقسام کو کبھی کبھی چھوڑ بھی دیا گیا ہے، نیز مذکورہ وجوہ کے نظائر پیش کرنے سے تو مکمل بے توجہی برتی گئی ہے، اس سب کے باوجود بھی معترک الأقران اس لحاظ سے ناقص نہیں کہی جاسکتی کہ یہ پوری کتاب اصلاً علوم القرآن اور تفسیر سے متعلق ہے،

جوسیاق وسباق کے مطابق الفاظ کے وجوہ ومعانی اوراہم نکات کی وضاحت میں مدد گار ہوتے ہیں، اس طریق کار کی ابتدا فیروز آبادی (وفات ۸۱۷ھ) نے اپنی کتاب بصائرذوی التمییز میں کی تھی، جس کو پسند کر کے سیوطی نے بھی اختیار کیا اوراسی راستہ پر چلے، دونوں میں قابل ذکر فرق صرف پیش کرنے کے طریقہ اور معانی کی توضیح کا ہے۔

میرا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ میں نے زیر بحث موضوع کا حق ادا کر دیا ہے، کمال تو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ستودہ صفات کو زیبا ہے، برادر علماء سے میری یہی درخواست ہے کہ مجھ سے جو نکات چھوٹ گئے ہوں ان کا استدراک فرمادیں، اس سے مجھے خوشی نصیب ہوگی۔

والحمدلله اوّلاً و آخراً، إنّه نعم المولیٰ ونعم النصير

حواشی ومراجع

۱۔ العين: ٤/٦٦۔ وتهذيب اللغة: ٦/٣٥١، ومعجم مفردات ألفاظ القرآن: ٥٥٠ وبصائر ذوى التمييز: ٥/١٦٦
۲۔ الكتاب: ٢/١٧ وشجرالدر: ١٢٩، وأمالي المرتضى: ٢/٤ والطراز: ٢/٥٩
۳۔ الزاهر: ١/١٣٨، و٢٤٨، وتفسير الرازى: ٥/٢١٤
۴۔ العين: ٤/٤٣٥، ومجاز القرآن: ١/٣٩، والمحرّر الوجيز: ١/٤٠١
۵۔ اللسان (نظر)
۶۔ اللسان (نظر) وتنظر: نزهة الأعين النواظر: ٥٨٨
۷۔ الوجوه والنظائر فى القرآن الكريم: ٤٠
۸۔ نزهة الأعين النواظر: ٨٣
۹۔ اللسان والتاج (شبه)
۱۰۔ مقاييس اللغة: ٣/٢٤٣

۱۱۔ جواهر الألفاظ: ١٢

۱۲۔ دور الكلمة فى اللغة : ١١٤

۱۳۔ مااتفق لفظه واختلف معناه: لإبراهيم اليزيدى (ت ٢٢٥ھ)،مااتفق لفظه واختلف معناه: لأبى العميثل(ت ٢٤٠ھ) مااتفق لفظه واختلف معناه من القرآن المجيد: للمبرد(ت ٢٨٥ھ)

۱۴۔ المحكم والمحيط الاعظم : ٤٢٦/٦

۱۵۔ مشترك لفظى کے لئے دیکھیے: المشترك اللغوى: ١٠٥ـ١٢٤ وظاهرة المشترك اللفظى ومشكلة غموض الدلالة : ٣٦١ ـ ٤٠٦ ،وفقه اللغة:٦٦ـ٧١،وعلم الدلالة: ١٤٧ـ١٩٠ وجلال الدين السيوطى وأثره فى الدراسات اللغويه :٤٩٨ ـ٥٢٢

۱۶۔ وجوه القرآن لإسماعيل الحيرى وفات بعد ۴۳۰ھ۔یہ اس موضوع پر وسیع ترین کتاب ہے،تعداد الفاظ ۵۹۶،دوسال قبل اس کی تحقیق کر کے ہم مطبع کو برائے طباعت سپرد کر چکے ہیں۔

۱۷۔ مقاتل کی کتاب میں یہ حدیث نہیں ہے

۱۸۔ الإتقان : ١٢١/٢

۱۹۔ البرهان : ١٠٢/١ـ١٠٣

۲۰۔ الإتقان : ١٢١/٢،والتحديث بنعمة الله: ١١١/٢ ،وحسن المحاضرة: ٣٤٠/١

۲۱۔ معترك الأقران: ٥١٤/١ ـ ٥١٥

۲۲۔ معترك الأقران : ٥١٩/١ـ٥٢١

۲۳۔معترك الأقران : ٦٥/٢ـ٦٦

۲۴۔ معترك الأقران: ١٧٣/٣

مصادر و مآخذ

- **المصحف الشریف**
- **الإتقان فی علوم القرآن**: للسیوطی، جلال الدین (ت ۹۱۱ھ)
تح محمد أبو الفضل، مصر، ۱۹٦۷
- **أمالی المرتضی**،للمرتضی، علی بن الحسین (ت ٤۳٦ھ) ، تح۔ محمد أبو الفضل ابراهیم، القاهرة، ۱۹٥٤
- **البرهان فی علوم القرآن**: للزرکشی، بدرالدین محمدبن عبدالله (ت۷۹٤ھ)، تح، محمد أبو الفضل، البابی الحلبی مصر، ۱۹٥۷
- **بصائر ذوی التمییز فی لطائف الکتاب العزیز**:للفیروزآبادی ، مجدالدین محمدبن یعقوب(ت۸۱۷ھ) تح محمدعلی النجار،وعبدالعلیم الطحاوی، القاهرة ۱۹٦٤۔ ۱۹٦۹
- **تاج العروس**: للزبیدی، محمدمرتضی(ت۱۲۰٥ھ)، المطبعة الخیریة بمصر،۱۳۰٦ھ
- **التحدث بنعمة الله**: للسیوطی، الیزابیث ماری سارتین، المطبعة العربیة الحدیثة،مصر، ۱۹۷٥
- **التفسیر الکبیر**: للرازی، محمدبن عمر(ت٦۰٦ھ) دار الفکر، بیروت،۱۹۸٥
- **تهذیب اللغة**:للأزهری، محمدبن أحمد(ت ۳۷۰ھ) القاهرة ۱۹٦٤۔ ۱۹٦۷
- **جلال الدین السیوطی وأثره فی الدراسات اللغویة**: دعبدالعال سالم مکرم، بیروت۔
- **جواهر الألفاظ**: لقدامة بن جعفر (ت۳۳۷ھ) ،تح ۔ محمد محیی الدین عبدالحمید، مصر، ۱۹۳۲
- **حسن المحاضرة**:للسیوطی ، تح۔ محمد أبوالفضل البابی الحلبی۔

مصر، ١٩٦٧ ـ ١٩٦٨

- **دور الكلمة فى اللغة:** لستيف أولمان، ترجمة د كمال بشر، القاهرة، ١٩٧
- **الزاهرفى معانى كلمات الناس:** لابن الأنبارى، أبى بكر محمدبن القاسم (ت ٣٢٨ھ) تح ـ د ـ حاتم صالح الضامن، بيروت، ١٩٧٩
- **شجر الدر: لأبى الطيب اللغوى،** عبدالواحد بن على (ت ٣٥١ھ) تح ـ محمدعبدالجواد، دارلمعارف ،مصر، ١٩٥٧
- **الطراز المتضمن لأسرار البلاغة وعلوم الإعجاز:** للعلوى اليمنى، يحيى بن حمزة (ت ٧٤٥ھ) مطبعة المقتطف،مصر، ١٩١٤
- **ظاهرةالمتشرك اللفظى ومشكلة غموض الدلالة:** ـأحمد نصيف الجنابى،مجلة المجمع العلمى العراقى،مج ٣٥ ج ٤، بغداد ١٩٨٣
- **علم الدلالة:** أحمد مختار عمر، الكويت، ١٩٨٢
- **العين:** .للخليل بن أحمدالفراهيدى (ت ١٧٠ھ) تح دالمخزومى،و د السامرائى ،بغداد ـ ١٩٨٠ ـ ١٩٨٥
- **فقه اللغة:** حاتم صالح الضامن ،الموصل،١٩٩٠
- **الكتاب:** لسيبويه، عمروبن عثمان (ت ١٨٠ھ) تح، عبدالسلام هارون القاهرة ١٩٦٦ ـ ١٩٧٧
- **لسان العرب:** لابن منظور، محمدبن مكرم(ت ٧١١ھ) بيروت ١٩٦٨
- **مااتفق لفظه واختلف معناه من القرآن المجيد:** للمبرد، أبى العباس، محمدبن يزيد(ت ٢٨٥ھ) تح الميمنى، مصر، ١٣٥٠ھ
- **مجاز القرآن:** لأبى عبيدة، معمّربن المثنى (ت ٢١٠ھ) تح ـ فواد سزكين، القاهرة ١٩٥٤ـ١٩٦٢
- **المحرر الوجيز:** فنى تفسير الكتاب العزيز، لابن عطية، عبدالحق (ت ٥٤١ھ)، تح أحمد صادق الملاح، القاهرة، ١٩٧٤
- **المحكم والمحيط الأعظم:** لابن سيده، على بن إسماعيل (ت ٤٥٨ھ) القاهرة، ١٩٥٨

- **المشترک اللغوی:** د۔ توفیق محمدشاهین، القاهرة، ۱۹۸۰
- **معترک الأقران فی إعجاز القرآن:** للسیوطی، تح البجاوی، القاهرة، ۱۹۶۹۔۱۹۷۳
- **معجم مفردات الفاظ القرآن:** للراغب الأ صبهانی۔ الحسین ابن محمد(ت ۵۰۲ھ) ، تح۔ ندیم مرعشلی، بیروت، ۱۹۷۲
- **المعجم المفهرس لألفاظ القرآن الکریم:** لمحمد فؤد عبدالباقی، مصر
- **معجمات دلالیة لألفاظ القرآن الکریم:** حاتم صالح الضامن ۔نشر فی ندوة المعجمیة،المجمع العلمی العراقی بغداد، ۱۹۹۲۔
- **مقاییس اللغة:** لأ حمدبن فارس(۳۹۵ھ) ،تح، عبدالسلام هارون، القاهرة، ۱۳۶۶ھ ۔ ۱۳۷۱ھ
- **نزهة الأعین النواظر فی علم الوجو.ه والنظائر:** لابن الجوزی، أبی الفرج عبدالرحمن بن علی (ت ۵۹۷ھ) ، تح محمدعبدالکریم ، بیروت، ۱۹۸۴ء
- **الوجوه والنظائر فی القرآن الکریم:** لهارون بن موسی القاری (ت نحو ۲۰۰ھ) تح۔ د۔ حاتم صالح الضامن، بغداد ۱۹۸۸
- **الوجوه والنظائر فی القرآن الکریم: تاریخ وتطور**، لعبدالرحمن مطلك، رسالة ماجستیر، بغداد ۱۹۸۶

قرآنی مطالعات وتحقیقات کا نادر مجموعہ

قرآنی مقالات

موقر رسالہ ''الاصلاح'' میں نصف صدی پہلے شائع شدہ نایاب مقالات کا ایک نادر انتخاب

جس میں :

☆ فلسفۂ نظم قرآن اور قرآن مجید کی ترجمانی کے اصول بتائے گئے ہیں

☆ بعض قرآنی مباحث پر اہم تحقیقاتی مضامین شامل ہیں۔

☆ اقسام القرآن کے سلسلہ میں افکار فراہی کی مدلل ترجمانی کی گئی ہے۔

☆ قرآنی تعلیمات: تقویٰ، خلوص اور مومن کی مطلوبہ صفات بیان کی گئی ہیں۔

صفحات : ۳۲۰ / قیمت : ۶۰ روپیہ

ادارہ علوم القرآن، پوسٹ بکس نمبر ۹۹، سرسید نگر، علی گڑھ۔۲۰۲۰۰۲